سوال

(428) لے پالک کی وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ معین الحق نامی ایک شخص خوشحال منڈل نامی شخص کا پوتا ہے مدت ہوئی ہے کہ معین الحق کا والدبیان الحق منڈل اس کی صغر سنی میں اس کے دادے خوشحال منڈل نے کے سامنے فوت ہوگیا پس معین الحق کے دادے خوشحال منڈل نے اس کی پرورش کی اوراس کے تعلیم و تعلم کا بندوبست کیا حتیٰ کہ وہ سن بلوغت کو پہنچ گیا خوشحال منڈل نے منقولہ اور غیر منقولہ تمام اشیا معین الدین اور معین الحق کے چچاۖپنے دوسرے بیٹے عبد الغفور منڈل کے درمیان برابر برابر نصف تقسیم کرکے ان کوان اشیاء کا مالک بنادیا وہ اس واقعے کے تقریباً سولہ سال بعدتک زندہ رہا۔ اس دوران میں خوردو نوش اور نشست برخاست کے اکثر اوقات میں معین الدین ہی اپنے دادے ،کی خدمت بجالاتا رہا حتیٰ کہ خوشحال منڈل نے اپنی موت سے قبل اپنے ہوش و حواس کی سلامتی کے ساتھ اپنے علاقے کے تمام چھوٹے بڑوں کو جمع کیا اور حاضرین مجلس سے کہا تم لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے اپنے پوتے معین الحق اوراپنے دوسرے بیٹے عبد الغفور کو اپنی منقولہ اور غیر منقولہ تمام اشیا نصف نصف برابر تقسیم کرکے دے دی ہیں لہٰذا تم اس پر آئندہ کے لیے گواہ رہنا کہ میں نے معین الحق کو اپنی خدمت کے باعث اور میری تنگی و آسانی کا ساتھی ہونے کے عوض اپنی منقولہ اور غیر منقولہ اشیا میں نصف اس کو دے دی ہیں اور باقی نصف عبد الغفور کو۔ پس اس صورت میں یہ ہبہ ہبہ بلا عوض ہو گا یا ہبہ بالعوض ۔ اگر یہ ہبہ بالعوض ہے تو کیا معین الحق مذکور نصف کا مستحق بن سکتا ہے یا نہیں؟ اگر یہ وصیت ہے تو وہ کتنے حصے کا مستحق ہو گا؟ یہ بھی مخفی نہ رہے کہ دونوں فریق اپنے باپ اوردادے کی تمام اشیا میں تصرف وقابض ہیں)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(یہ ہبہ بلا عوض ہو یا بالعوض دونوں صورتوں میں ہبہ لازم ہے اوراس سے رجوع کا حق ساقط ہو چکا ہے لہٰذا معین الحق اس نصف کا مستحق ہے جو اس کے دادے خوشحال منڈل نے اس کو عطا کیا ہے اوراس پر اسے قابض بنا کر دنیا سے رخصت ہوا ہے یہ کچھ کہا گیا ہے یہ حدیث کے موافق ہے اور فقہ حنفی کے بھی موافق ہے جہاں تک حدیث کی موافقت کا تعلق ہے تو وہ اس لحاظ سے کہ ہبہ میں رجوع کرنا صرف باپ کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو دیے ہوئے ہبے میں رجوع کر لے چنانچہ خوشحال منڈل کو اپنی زندگی میں اس ہبے سے رجوع کرنے کی اجازت تھی کہ وہ معین الحق کو دیے ہوئے ہبے کو واپس لے لیتا پس جب اس نے اپنی زندگی میں اس سے رجوع نہ کیا تو کسی اور کو یہ ہبہ واپس کرنے کا حق نہیں رہا مشکوۃ شریف (ص206 مطبوعہ مجتبائی دہلی) پر ہے)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یرجع احدفی ہبتہ الاوالد من ولدہ [1] (رواہ النسائی وابن ماجہ)

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کوئی شخص اپنے ہبے سے رجوع نہ کرے مگر والد اپنی اولاد سے (واپس لے سکتا ہے)

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا لَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ "[2] (رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجه وصحیحه الترمذی)

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلا شبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ (کسی کو) کوئی چیز دے کر واپس لے لے سوائے والد کے جو کچھ وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے (اسے واپس لے سکتا ہے) اور جو شخص تحفہ دے کر واپس لیتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو کھاتا ہے حتیٰ کہ جب ضرورت سے زیادہ سیر ہو جاتا ہے تو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹنے لگتا ہے)

واما موافقت فقہ حنفیہ پس بدو جہت یکی آنکہ ایں ہبہ بذی رحم محرم خوشحال منڈل است وہبہ بذی رحم محرم بر وفق فقہ حنفیہ لازم میگردد وحق رجوع ازاں ساقط میشود دوم آنکہ واہب یعنی خوشحال منڈل بعد ہبہ بمردوچوں واہب بعد ہبہ بمیر وہبہ اولازم میگردد وحق رجوع ازاں سقوط می پذیرد۔

(رہی فقہ حنفی کے ساتھ اس کی موافقت تو وہ دو طرح ہے ایک تو ایسے کہ یہ ذی رحم رشتے دار خوشحال منڈل کا ہبہ ہے اور ذی رحم رشتے کا ہبہ فقہ حنفی کے مطابق لازم ہو جاتا ہے اس سے رجوع کرنے کا حق ساقط ہو جاتا ہے اور دوسرا اس لحاظ سے کہ ہبہ کرنے والا خوشحال منڈل ہبہ کرنے کے بعد فوت ہو گیا اور جب ہبہ کرنے والا ہبہ کرنے کے بعد فوت ہوا تو اس کا ہبہ لازم ہو جاتا ہے اور اس سے رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے) درہدایہ مع الکفایہ (174/3 مطبوعہ دہلی) میگوید۔

"وان وہب ہبۃ لذی رحم محرم منہ لم یرجع فیہا لقولہ علیہ السلام اذا کانت الہبۃ لذی رحم محرم منہ لم یرجع فیہا ولآن المقصود صلۃ الرحم وقد حصل"

(ہدایہ میں ہے اگر وہ (واہب) کسی محرم رشتے دار کے لیے ہبہ کرے تو وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب ہبہ محرم رشتے دار کے لیے ہو تو وہ اس میں رجوع نہیں کر سکتا کیوں کہ اس ہبہ کا مقصود صلہ رحمی ہے تو وہ اس ہبے کے ساتھ حاصل ہو چکا ہے) و نیز دراں میگوید۔

"واذو ہب ہبۃ لآجنبی فلہ الرجوع فیہا (الی قولہ) الاان یعوضہ عنہا الی قولہ ... یموت احد المتعاقدین لآن بموت الموہوب لہ ینتقل الملک الی الورثۃ فصار کما اذا انتقل فی حال حیاتہ واذا مات الواہب فوارثہ اجنبی عن العقد اذ ہوما اوجبہ" انتہی

(نیز ہدایہ کے مولف کہتے ہیں جب وہ کسی اجنبی (غیر محرم رشتے دار) کو ہبہ کرے تو اسے واپس لینا جائز ہے۔ الا یہ کہ وہ اس کا عوض دے۔ متعاقدین (واہب و مواہب و موہوب لہ) میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے۔ کیوں کہ موہوب لہ کی موت کے ساتھ وارثوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے تو وہ ایسے ہی ہو جاتا ہے جیسے اس (موہوب لہ) کی حیات میں یہ انتقال ملکیت ہوا ہے اور اگر واہب مر گیا تو اس کے وارث کو عقد ہبہ سے کچھ تعلق نہیں ہے کیوں کہ اس نے عقد ہبہ نہیں کیا تھا)

وایں ہبہ حقیقتاً است نہ در حکم وصیت کہ نفاذش در ثلث ترکہ (بعد تقدیم ماتقدم علی الوصیۃ) میشود زیرا کہ ہبہ در حکم وصیت در آنوقت میشود کہ واہب در مرض الموت خود ہبہ کردہ باشد نہ اینچنیں ہبہ کہ واہب بعد ہبہ تا مدت شانزدہ سال زندہ ماندہ وفات یافتہ باشد۔

(نیز یہ ہبہ حقیقی ہے نہ کہ وصیت کے حکم میں جس کو (بعد تقدیم ماتقدم علی الوصیۃ) ترکے کے تہائی میں نافذ کیا جائے کیوں کہ ہبہ اس وقت وصیت کے حکم میں ہوتا ہے جب ہبہ کرنے والے نے اپنی مرض الموت میں ہبہ کیا ہو نہ کہ سوال میں مذکور ہبہ میں اس لیے کہ اس صورت میں تو واہب ہبے کے بعد سولہ سال تک زندہ رہا اور پھر اس نے وفات پائی)

در مشکوۃ شریف (ص 334) است۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ : قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ، فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً[3] (روا مسلم)

(عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے قریب اپنے چھے غلام آزاد کر دیے اور اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو بلایا اور انھیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا پھر ان کے مابین قرعہ اندازی کی تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے)

ودرہدایہ مع الکفایہ (138/4) مرقوم است۔

"والمقعد والمفلوج والآشل والمسلول اذا تطاول ذلک فلم یخف منہ الموت فہبتہ من جمیع المال لانہ اذا تقادم العہد صار طبعا من طباعہ ولہذا لا یشتغل بالتداوي ولو صار صاحب فراش بعد ذلک فہو کمرض حادث وان وہب عندما اصابہ ذلک ومات من ایامہ فہو من الثلث اذا صار صاحب فراش لانہ یخاف مہ الموت ولہذا یتداوي فیکون مرض الموت"

(نیز ہدایہ میں ہے مقعد (جو اٹھ نہیں سکتا) مفلوج (جو فالج زدہ ہو) اشل (جو اشل ہو گیا) اور مسلول (جو سل کے مریض میں بتلا ہو) کو جب ان امراض میں ایک لمبی مدت ہو چکی ہو اور فی الحال اس کے مرجانے کا خوف نہ ہو تو اس کا ہبہ پورے مال سے معتبر ہے کیوں کہ جب زمانہ دراز ہوا تو یہ مرض من جملہ اس کی طبائع کے ایک طبیعت بن گیا اسی وجہ سے وہ اس کے دوا و علاج میں مشغول نہیں ہوتا ہے اور اگر وہ اس ہبے کے بعد صاحب فراش بن گیا تو وہ مرض حادث کے مانند سمجھا جائے گا اور اگر اس نے اس مرض (گھٹیا اور فالج وغیرہ) کے لاحق ہونے کے وقت ہبہ کیا اور انھیں ایام میں مر گیا (یعنی مرض میں زمانہ دراز نہیں ہوا) تو تہائی سے اس کا اعتبار ہو گا بشرطیکہ وہ صاحب فراش بن چکا ہو کیوں کہ یہ ایسا مرض ہوا جس سے موت کا خوف ہے اسی وجہ سے وہ دوا کرنے میں مشغول ہوتا ہے تو یہ مرض الموت کے افراد میں سے ہے)

---

[1]۔ سنن النسائی رقم الحدیث (3689) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2378)

[2]۔ سنن ابی داوٗد (3539) سنن الترمذي (2132) سنن النسائی رقم الحدیث (3690) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2377)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1668)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 654

محدث فتویٰ